DAR-UL-RAZA

نواسۂ رسول

حضرتِ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:..........................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ۵۵)

اسپیکر:..........................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..........................نواسۂ رسول حضرتِ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیرِ سرپرستی:..........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..........................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..........................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:..........................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دار الرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..........................14

پبلشر:..........................مکتبہ دار الرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

قل لا اسئلکم علیه اجرا الاالمودة فی القربی

صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالك من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے عزیز دوستو، بھائیواور بہنو! محرم الحرام کی نویں مجلس آپ کو مبارک ہو، میں پھر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔دور دور سے آنیوالے، اِس مبارک مجلس میں شرکت کرنے والے اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں اُن پر اپنا فضل فرمائے اور دونوں جہاں کی نعمتوں سے انہیں مالا مال کرے۔آج جو موضوع ہے جس پر میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں گا وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لال، حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نواسۂ اوّل، خلافت راشدہ کو ختم کرنے والے، آخری خلیفۂ راشد حضرت ابومحمد امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے اور

اُن کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنا ہے۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا میں بڑا بننا آسان ہے۔ چھوٹے بڑے بن جاتے ہیں، فقیر غریب امیر بن جاتا ہے، جس کو زمین پر بیٹھنے کا چانس نہیں ہوتا وہ تخت وکرسی پر بیٹھ جاتا ہے، یہ سب دنیا میں ہوتا رہا ہے۔لیکن دین میں بڑا بننا یہ آسان نہیں ہے بڑا ہی مشکل ہے۔ دین میں جس کا سٹیج جتنا ہائیر ہوگا اُس کے ساتھ ٹرائل امتحان تکلیف، پریشانی، دقت وہ شخص پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے، اُس کے ساتھ دقتیں ہوں گی، پریشانیاں ہوں گی۔

آپ سوچیۓ اور غور کیجیۓ کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا بھائی امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳ ہجری ۱۵ رمضان کو آپ پیدا ہوئے تھے۔سیدوں کے گھرانے میں ایک پھول کھلا، حسنی سید کا مبارک سلسلہ جاری ہوا، حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بڑا بیٹا، حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا لڑکا اِس آسمان کے نیچے اور زمین پر جلوہ آراء ہوا۔محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس ہیں، حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گود بھرا اور اللہ نے چاند سا حسین بیٹا عطا فرمایا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عصمہ بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ نے دونوں کو ہدایت کی آپ نے نصیحت کی کہ دیکھو جب میرا بیٹا پیدا ہو، جب حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو تو اُن کے کان میں اذان کہنا اور اقامت۔ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور اُس کے بعد کچھ نہ کرنا۔ میرا انتظار کرنا

مختصر یہ ہے ۱۵ رمضان کو ۳ ہجری محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نواسہ، امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اپنے نواسے کو دیکھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے منہ میں کچھ چبا کر کے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں رکھا اور دعائیں دی کہ الہ العالمین! میرے اِس بیٹے کو اور اِس سے آنے والی جو اولاد ہے، آنے والا جو سلسلہ ہے اُس کو شیطان سے پاک کردے۔ ساتویں دن آپ نے اِس نواسے کا عقیقہ کیا۔ دو بکرے منگوائے گئے، بالوں کو مونڈا گیا اور بالوں کے برابر چاندی خیرات کی گئی، سر کے اوپر ایک خاص قسم کی خوشبو ہے وہ لگا دی گئی۔ ساتویں دن عقیقہ بھی ہوا اور ختنہ بھی ہوا۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا، اور ختنہ بھی ہوا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اللہ تعالیٰ جب اولاد دے تو کوشش کیا کرو کہ ساتویں دن عقیقہ کردیا کرو اور اگر ساتویں دن ختنہ ہو جائے تو یہ اور اچھی بات ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بیٹے کا نام کیا رکھنا ہے؟ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آقا آپ مالک و مختار ہیں، آپ جو چاہیں گے وہ نام رکھا جائے گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اِس بیٹے کا نام رکھنا ہے تو پھر یہ نام میں اپنے رب سے بھی تو پوچھ لوں کہ میرے اِس بیٹے کا نام کیا رکھا جائے؟

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے آپ نے دریافت کیا کہ اے جبرائیل بتاؤ

میں اِس بیٹے کا نام کیا رکھوں؟ میرے دوستو! یہ نام رکھنے کی تیاریاں ہیں نام رکھا جا رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مقام ہے جو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔ اِس لئے حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام شبیر اور شبر تھے اور اے محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ بھی اپنے نواسے کا نام شبیر رکھئے۔ فرمایا کہ شبیر کے معنی کیا ہیں، بتایا کہ شبیر کے معنی ہیں حسن۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض یہ کرنا ہے کہ یہ سارا انتظام، یہ سارا اہتمام، یہ اِس لئے ہو رہا ہے کہ پوری کائنات کو ہدایت دینی تھی۔ سادات کا سلسلہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قیامت تک کے لئے جاری ہونا تھا۔ آپ جانتے ہیں میرے عزیزو، میرے دوستو کہ ہمارے ہاں معاملہ صرف نام کا ہی رہ گیا ہے کام تو ہم کرتے نہیں اور نام کی بھی گارنٹی نہیں دی جاسکتی کہ جس کا نام اچھا ہو وہ واقعی میں اچھا بھی ہو یا نہ ہو یہ کون کہہ سکتا ہے۔ مسلمانوں کے نام دیکھو کہ کتنے اچھے ہیں، لیکن اگر اُن کے کام دیکھو گے تو اللہ اکبر شرم آتی ہے۔ لیکن یہاں معاملہ یہ ہے کہ اللہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسن کہہ رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسن کہہ رہے ہیں۔ اور حسن کے معنی ہیں، اچھا، عمدہ، بہتر۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام رکھا گیا، اب آپ سوچئے کہ نام رکھنے کے بعد آپ کی تعلیم اور تربیت یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرپرستی میں ہوئی۔

پیار کا عالم یہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاندھے پر اُٹھا رکھا ہے۔ محمد رسول اللہ کے کاندھے پر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبارک ہو تم کتنے سوار ہو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی اچھا ہے اور سواری بھی اچھی ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ممبر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں، مدینہ طیبہ میں یہ صورتحال ہے کہ مسجد نبوی میں اور ممبر رسول پر اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ اپنے پاس امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھا لیا، کبھی آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں کبھی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ میرا بیٹا سید ہے، سردار ہے، عزت دار ہے، اور اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اختلاف کو ختم کر دے گا، مسلمان آپس میں لڑنے کے لئے تیار ہوں گے لیکن یہ میرا بیٹا آگے بڑھے گا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح ہو جائے گی۔

آپ ذرا سوچیں تو سہی کہ ہم اپنے بیٹوں کو، نواسوں کو اِس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ نماز میں آئیں تو نماز میں ہماری پیٹھ کے اوپر سوار ہو جائیں۔ اور پھر ہم نماز میں اتنی دیر سجدہ کریں کہ جتنی دیر ہماری پیٹھ پر کوئی ہمارا بیٹا یا پوتا یا نواسہ سوار ہو۔ اِس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی لیکن یہاں عالم یہ ہے کہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر سوار ہیں۔ سجدہ ذرا لمبا کیا گیا۔ پھر اگر رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے ہیں رکوع کیا تو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساتھ ہیں۔ سجدے میں کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر سوار ہو جاتے ہیں اور کبھی نیچے سے ہو کر گزرتے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ سارا لاڈ اور پیار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے شاندار بیٹے سے اتنی محبت فرما رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ یہ سبق دینا تھا اور بتانا تھا کہ بچوں کی تعلیم، تربیت اور محبت یہ انسان کی فطرت ہے اور پھر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت، اللہ اکبر

میرے عزیزو، میرے دوستو! سوچنے کی بات ہے کہ جس طالب علم کو بہترین کالج ملے، بہترین تعلیم ہو، بہترین پروفیسر ہو، بہترین لیکچرار ہو، پھر گھر کا حال بھی اچھا ہو سب لوگ پڑھے لکھے ہوں، رات دن پڑھائی ہو تو ظاہر ہے کہ وہ بچہ تعلیم یافتہ ہوگا۔ اُس لڑکے کی شان ہی الگ ہوگی، یہاں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھولیں تو اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گود ملا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ملی اور نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفقت ملی۔ آپ پروان چڑھتے گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حُسن دیا اور حُسن بھی کیسا؟ میرے عزیزو، میرے دوستو! حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے لے کر اور سینے تک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملتے جلتے تھے، یعنی دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آئینہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصلی کاپی سر سے لے کر سینے تک امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، فرماتے ہیں کہ

معدوم نہ تھا سایہ شاہِ ثقلین

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''شیڈ ونیس'' نہیں تھے یعنی آپ کا سایہ تھا لیکن اُس ذات کی تمثیل ذاتِ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیکن وہ سایہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ تھا وہ سایہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت میں اللہ نے وہ سایہ بھیج دیا تھا۔ تمثیل نے اُس سائے کے دو حصے کیئے اور آدھے سے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنے اور آدھے سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے لے کر اور سینے تک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کاپی تھے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اسی ماحول میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی، یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر اور قوتِ برداشت، مزاج کے خلاف کسی چیز کو دیکھنا اور برداشت کرنا یہ بڑے کمال کی بات ہے۔ بہادر وہ نہیں جو غصے میں آجائے، بلکہ بہادر وہ ہے جس کو غصہ آرہا ہو تو وہ کنٹرول کرلے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جس زمانے میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان تھے، اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے ہی سے اپوزیشن طاقت سارے عرب میں چھائی ہوئی تھی۔ اپوزیشن گروپ نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قدم قدم پر نقصان پہنچایا۔ یہ اپوزیشن گروپ تھا کہ جس نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ شہید کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں اِس گروپ نے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے بعد سوچیے غور کیجئے کہ کیا زمانہ تھا؟ آج اگر تھوڑی سی بات سامنے آتی ہے تو ہم پریشان ہوجاتے ہیں، بے چین ہوجاتے ہیں۔ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا لیکن کبھی جواب نہیں دیا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ حالات تھے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُدھر سے لشکر لے کر آگے بڑھے، اِدھر سے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر آگے بڑھا اور مسلمانوں کی بہت بڑی آرمی، بہت بڑی قوت آمنے سامنے تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ قوت آپس میں ٹکرا جائے گی اور بہت بڑی جنگ ہوگی۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ اگر یہ جنگ ہوئی تو جس طرح سے مسلمانوں کو پہلے خون بہا تو اب بھی بہے گا۔ جیت کسی کی بھی لیکن مسلمان مارے جائیں گے اِس سے فائدہ کیا ہے؟ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اچھا آپ خلافت چاہتے ہیں خلافت لے لیجئے ہمیں ضرورت ہی نہیں خلافت کی۔ کیونکہ میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ نبوت اور حکومت، حکومت کا مزاج ڈکٹیٹر شپ ہوتا ہے حکومت۔ حکامت چاہتی ہے کہ وہ آئے اور ڈکٹیٹر بنے لیکن اِسلام اِس کو پسند نہیں کرتا۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بھی تھا کہ خلافت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا چنانچہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ ماہ خلافت کی اور چھ ماہ کے ساتھ وہ مدت پوری ہوگئی جس کی پیشنگوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی تھی۔

مختصراً عرض کر رہا ہوں کہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ ماہ بعد خلافت دے دی۔ اور آپ نے یہ معاہدہ کیا کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو، مسلمان آپس میں لڑیں۔ اور آپ مدینہ طیبہ آگئے اور مدینہ طیبہ آکر کے اپنے نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہے،

عبادت ہوتی رہی، ریاضت ہوتی رہی۔ آپ نے بیس مرتبہ حج کیا پیدل، آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں سواری پر سوار ہوکر خدا کا گھر دیکھوں اور کعبہ کی زیارت کروں۔ آپ پیدل سفر کرتے تھے حالانکہ آپ کے ساتھ سامان اور اونٹ بھی ہوتے تھے، لیکن پھر بھی بیس سال پیدل حج کیا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ سب کچھ اِس لئے تھا کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ پر چل رہے تھے۔ عالم یہ تھا کہ جو آدمی جو مانگتا وہ دے دیتے ایک ایک لاکھ درہم، ایک ایک لاکھ سونے کے سکے آپ نے لوگوں کو دے دیئے۔ جو آدمی جو بھی مانگتا سخاوت کا دریا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے جاری تھا۔ آپ کے ہاتھ مدینے طیبہ کے غرباء کی پرورش ہورہی تھی۔ ہر غریب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے مالا مال تھا۔ اللہ اکبر

کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اتنا خرچ کیوں کرتے ہیں؟ خرچ کیجئے مگر کچھ سوچ سمجھ کر خرچ کیجئے، سنو میرے عزیزو، میرے دوستو۔ ہمارے آقاؤں کی کیا شان رہی ہے؟ دسترخوان وسیع رہا ہے، آجاؤ جو بھی کھانے والا ہو آجاؤ۔ جس نے سوال کیا اُس کے سوال کو پورا کیا گیا، جس نے مانگا اُس کو دے دیا گیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نواسہ سخاوت کا دریا بہاتا تھا۔ اللہ اکبر جس نے جو مانگا دے دیا۔ کسی نے پوچھا اے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اتنا کیوں دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھے دینے والا اتنا دیتا ہے تو میں بھی دیتا ہوں۔ میں اِس لئے اتنا زیادہ دیتا ہوں کہ مجھ کو دینے والا مجھ پر اپنی رحمت کی کرم کی بارش کرتا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ میں اِدھر کمی کروں گا تو اُدھر کمی

نہ ہو جائے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یاد رکھو کہ ہر آدمی نہیں دے سکتا۔ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس کام کے لئے سیلیکٹ کرلیا ہے، جو جانتے ہیں کہ جو دینے میں مزہ ہے وہ لینے میں نہیں ہے۔ جو کھلانے میں مزہ ہے وہ کھانے میں مزہ نہیں ہے۔ جو سخاوت میں مزہ ہے وہ دولت جمع کرنے میں مزہ نہیں ہے۔

سبحان اللہ! حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ اپنے گھر کا سارا مال اللہ کی راہ میں دے ڈالا، سارا مال کچھ بھی نہیں رکھا۔ اور تین مرتبہ آپ نے آدھا آدھا کرکے سارا مال اللہ کی راہ میں دے دیا۔

تین بھائی حج کو جا رہے ہیں، امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چچا ہیں، یہ تینوں حج کو جا رہے ہیں پیدل، عرب کی زمین، سورج کی تپش، گرمی کا موسم راستے میں پیاس نے ستایا، تینوں پریشان ہوئے دیکھا کہ ایک جھونپڑی نظر آرہی ہے۔ تینوں بھائی وہاں پہنچے وہاں ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی پوچھا کہ کوئی پانی ہے پینے کے لئے، اُس بڑھیا نے کہا کہ آیئے تشریف لے آیئے حضرت۔ یہاں میری بکری موجود ہے آپ دودھ پیجیئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرب کا یہ مزاج تھا، عرب کی یہ سوچ تھی کہ وہ آنے والے کو ویلکم کیا کرتے تھے، کھانا اور پینا یہ اُن کا نیچر تھا کہ لوگوں کو کھلاؤ اور لوگوں کو پلاؤ۔ بڑھیا نے بھی نہیں پوچھا کہ کون ہیں کہا کہ آیئے دودھ پیجیئے۔ انہوں نے

پوچھا کہ اے بڑھیا کھانے کے لئے بھی کچھ ہے تو بڑھیا نے کہا کہ کھانے کے لئے بھی یہی بکری ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اِس کو ذبح کریں میں جنگل سے لکڑی لاتی ہوں اور گوشت کو آپ بھونئے اور اُس کے بعد کھائیے۔ چنانچہ امام حسن، امام حسین اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تینوں نے اُسے کھایا اور بڑھیا کو یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے بڑھیا میں حج کو جا رہا ہوں اور اگر کبھی تم مدینہ طیبہ آؤ تو وہاں ملاقات ہو جائے گی۔ بڑھیا نے بھی نہیں پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں اور کیا ہیں۔ یہ لوگ تو کھا پی کر چلے گئے اُس بڑھیا کا شوہر شام کو آیا اُس نے پوچھا کہ وہ بکری کہاں گئی؟ بڑھیا نے کہا کہ وہ بکری تو مہمان کو کھلا دی۔ اُس نے کہا کہ تم عجب بیوقوف عورت ہو یہ ایک ہی بکری تھی اور اسی بکری تھی سے ہم دودھ پیتے تھے اور اسی سے ہمارا گزارا ہوتا تھا اور اُس بکری کو بھی تم نے ختم کر دیا، اب ہم کیا کریں گے؟ پھر اُس نے کہا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ جن لوگوں کو تم نے بکری کھلائی ہے تم نے اُن کا نام بھی پوچھا، کہنے لگی کہ نہیں میں نے تو نہیں پوچھا۔ شوہر نے کہا کہ کمال کیا کہ بکری بھی کھلا دی اور نام بھی نہیں پوچھا۔

مختصر یہ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ وہ بوڑھی عورت اور اُس کا جو شوہر تھا وہ غریب ہو گئے اور قحط اتنا پڑا کہ انہوں نے جنگل کو چھوڑ دیا اور وہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ مدینہ طیبہ میں انہوں نے یہ کیا کہ کھجور کی گٹھلیوں کو وہ چنتے تھے اور جمع کرتے تھے، کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی گلی سے گزر رہے تھے جس سے وہ گٹھلی چن رہی تھی۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہچان لیا اور کہا کہ اے بوڑھی ماں کیا کر رہی ہو؟ اُس بڑھیا نے کہا کہ کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہے یہی گٹھلیاں

چن رہی ہوں۔فرمایا کہ اے بڑھیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ ہم تین آدمی تمہارے خیمے میں گئے تھےاور تم نے ہمیں بکری کا دودھ پلایا تھا اور اسی بکری کا گوشت کھلایا تھا۔آج تم مدینہ طیبہ میں آگئی ہوتو تم میرے مہمان ہو آؤ میرے پاس۔اُس بوڑھی بیچاری کو پتہ نہیں چلا کہ یہ کون ہیں۔چنانچہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے گئے اور فرمایا کہ اے بوڑھی ماں تو نے میری خدمت کی تھی میں تمہیں ایک ہزار بکری دیتا ہوں۔ایک بکری کا گوشت کھایا تھا اور ایک ہزار بکری دے دی اور ایک ہزار سونے کے سکے، دینار عطا فرمادیئے اور فرمایا کہ اے بڑھیا ابھی میں تو ایک ہی ابھی تو میرا بھائی بھی ہے۔

میرے کریم سے جب قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہادیئے ہیں، دُربے بہادیئے ہیں

ایک گاؤں کا رہنے والا شور کرتا ہوا پہنچا اور کہنے لگا کہ اے لوگو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ کیونکہ اُن کا حال یہ ہے جو اُن پر ایمان لے آتا ہے وہ اُس کو ایک ایک گوؤں کی بکریاں دے دیتے ہیں۔میدان بکریوں سے بھرا ہوتا ہے اور ساری بکریاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دے دیتے ہیں۔

یہ انتہائی مختصر وقت میں انتہائی مختصر سا بیان آپ کی خدمت میں پیش کیا، اللہ کریم آپ کا آنا اور اِس مجلس کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کچھ نہ پوچھو مقام خواجہ کا

کچھ نہ پوچھو مقام خواجہ کا
عرشیوں میں ہے نام خواجہ کا

دعوتِ دین کام خواجہ کا
سب کی خدمت نظام خواجہ کا

ہند تا چشت کام خواجہ کا
بول بالا ہے نام خواجہ کا

اِن کی منزل حجابِ عظمت ہے
عرش ہے ایک گام خواجہ کا

یہ پٹن پاک، دہلی و کلیر
سب کو پایا مقام خواجہ کا

یہ جو خوشتر ہے قادری رضوی
یہ بھی ہے ایک غلام خواجہ کا

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com